13261 ـ غیر محرم رشتہ دار کے سامنے چہرہ ننگا رکھنا

سوال

دو شادی شدہ بھائی ایك ہی فلیٹ میں رہائش پذیر ہیں، تو كیا ان كی بیویاں ایك دوسرے كے سامنے اپنا چہرہ ننگا كر سكتی ہیں، یہ علم میں رہے كہ وہ دونوں بھائی صحیح ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر پوری فیملی اكٹھی رہتی ہو تو پھر عورت كو غیر محرم مرد سے پردہ كرنا واجب ہے، لہذا بھابھی اپنے دیور سے پردہ كریگی، اور اس كے لیے جائز نہیں كہ وہ اپنے خاوند كے بھائی كے سامنے اپنا چہرہ ننگا كرے، كیونكہ خاوند كا بھائی تو دیكھنے اور حرام ہونے كے اعتبار سے ایك بازار والے مرد كی طرح ہی ہے، اور اگر خاوند گھر سے باہر ہو تو دیور یعنی خاوند كے بھائی كے لیے جائز نہیں كہ وہ بھابھی سے خلوت كرے اور اس كے ساتھ بیٹھے یہ ایك ایسی مشكل ہے جس سے اكثر لوگ دوچار ہیں مثلا:

دو بھائی ایك ہی گھر میں رہتے ہیں، اور ایك شادی شدہ ہے تو اس شادی شدہ شخص كے لیے جائز نہیں كہ جب وہ ملازمت یا تعلیم كے لیے گھر سے باہر جائے تو اپنی بیوی كو اپنے بھائی كے پاس چھوڑے، كیونكہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" كوئی بھی مرد كسی عورت سے خلوت نہ كرے "

اور ایك دوسری حدیث میں فرمایا:

" تم عورتوں كے پاس جانے سے اجتناب كرو "

تو صحابہ كرام نے عرض كیا:

اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ذرا دیور (الحمو خاوند كے رشتہ دار مرد كو كہتے ہیں) كے متعل تو بتائیں ؟

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دیور تو موت ہے "

ہمیشہ اس حالت میں زنا کے جرم کے وقوع کا سوال ہوتا ہے، کہ مرد گھر سے باہر چلا جاتا ہے، اور بھابھی اور دیور گھر میں اکیلے ہوتے ہیں، ت وانہیں شیطان ورغلاتا ہے جس کی بنا پر وہ زنا کر بیٹھتے ہیں (اللہ اس سے محفوظ رکھے) وہ اپنے بھائی کی بیوی سے زنا کرتا ہے، جو کہ پڑوسی کی بیوی سے زنا کے جرم سے بھی بڑا جرم ہے.

بلکہ یہ معاملہ تو اس سے بھی بڑی ذلت والا ہے، بہر حال میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جس سے میں اللہ کے ہاں اپنے آپ کو بری کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ: کسی بھی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے بھائی کے پاس گھر میں اکیلا چھوڑ کر جائے، چاہے ظروف اور معاملات کیسے بھی ہوں، حتی کہ اگر بھائی سب لوگوں سے بااعتماد اور سچا اور نیک و صالح بھی کیوں نہ ہو، کیونکہ شیطان تو انسان میں خون کی طرح سرایت کر جاتا ہے، اور جنسی شہوت کی کوئی حد نہیں، خاص کر نوجوانی کی حالت میں.

لیکن سوال یہ ہے کہ اگر دو بھائی ایک ہی گھر میں ہوں اورایک شادی شدہ ہو تو کیا کیا جائے ؟

کیا ا سکا معنی یہ ہے کہ جب وہ گھر سے باہر ملازمت پر جائے تو بیوی بھی اس کے ساتھ جائے ؟

ا سکا جواب یہ ہے کہ:

نہیں، گھر کو دو حصوں میں تقسیم کرنا ممکن ہے، آدھا اکیلے بھائی کو دے دیا جائے، اور آدھا خود رکھ لے، جس میں دروازہ لگا کر اسے جاتے وقت تالا لگا دے، اور چابی خاوند کے پاس ہو، اور عورت ایک مستقل حصہ میں رہے، اور دیور علیحدہ مستقل حصہ میں.

لیکن ہو سکتا ہے بھائی اپنے بھائی سے جھگڑا کرتے ہوئے کہے کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں، کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ؟

ا سکا جواب یہ ہے کہ: اسے یہ کہنا چاہیے کہ میں نے ایسا آپ کی مصلحت کے لیے کیا ہے، کیونکہ شیطان ابن آدم میں خون کی طرح سرایت کر جاتا ہے، ہو سکتا ہے شیطان آپ کو ورغلائے اور آپ کے نفس پر زبردستی کرے اور آپ کی شہوت آپ کی عقل پر غالب آ جائے، تو اس طرح آپ ایک ممنوعہ اور حرام کام کا ارتکاب کر بیٹھیں، تو میں یہ چیز آپ کی حفاظت کے لیے کر رہا ہوں، اور اس میں آپ ہی کی مصلحت ہے، اسی طرح میری بھی اسی میں مصلحت ہے، اور اگر وہ اس وجہ سے ناراض ہوتا ہے تو ناراض ہوتا پھرے، آپ کو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے.

میں یہ مسئلہ آپ تک پہنچا کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے آپ کی مسئولیت سے بری کرنا چاہتا ہوں، اور آپ کا

حساب اللہ کے ذمہ.

رہا چہرہ ننگا کرنے کا مسئلہ تو چہرہ ننگا کرنا حرام ہے، اور کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ دیور یعنی خاوند کے بھائی کے سامنے اپنا چہرہ ننگا رکھے، کیونکہ وہ اس کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے، وہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح کوئی اور بازار والا آدمی ہو.